



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Ain-I-Islam

The Mirror of Islam

By

Allama Rajab Ali & Rev.Nolis

آئینہ اسلام

جس میں اہل اسلام کے ڈیڑھ سو فرقوں کا نام
اور انکا اصول عقائد و ایمان مندرج ہے
جس کو علامہ رجب علی اور پادری نولس
صاحب مشنری نے کمال تحقیق سے

تصنیف کیا

لکھنو

1897

www.muhammadanism.org

Urdu

July.15.2005

ہو کر اپنے عزیز اور بے بدل اوقات کو ضائع کرتا ہے مبارک خدا ہم سب پر اپنی روح پاک نازل فرمائے تاکہ ہم سب کہ سب آدم زاد راہ حق پہچان کر حیاتِ ابدی اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں تفصیل اس مجمل امر کی یہ ہے کہ اہل اسلام بھائیوں کی اکثر تحریرات خصوصاً مولوی رحمت اللہ اور وزیر خان کی تصنیفات سے منکشف ہوتا ہے کہ اہل اسلام موصوف مذہب مسیحی کی نسبت یوں فرماتے ہیں کہ بالفرض اگر مان بھی لیں کہ مسیحی مذہب حق اور خدا کی طرف سے ہے تو بھی کثرتِ فرقوں کے باعث جو مذہب مذکور میں پائے جاتے ہیں دل میں ایک گونہ شک پڑتا ہے کہ آیا نہ معلوم کونسا فرقہ حق اور سچ ہے اور کونسا باطل اور غیر حق زیرا کہ کثرتِ فرقوں کی کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں ایک پکی دلیل ضعف اوس مذہب کی ہے جس میں وہ فرقوں داخل ہوں اور جو مذہب مسیحی میں کثرتِ فرقوں کی ہے سو کوئی مسیحی ان سے انکار نہیں کر سکتا مثلاً اُن بہت سے فرقوں میں سے چند یہ ہیں چرچ آف انگلینڈ لندن، انڈینڈنٹ بیپٹسٹ مشن جرمن کلیسیا امریکن پرسبٹرین رومن کیتھولک اور بھی اور یروشلم کلیسیا وانطاکیہ وافسس وازمرہنہ واتھنی وکونتیہ وروم واسکندریہ وگرتاگو کی کلیسیائیں جن کا مفصل ذکر

آئینہ اسلام

دیباچہ

مقدس کلام کے ایک مقام میں سیدنا مسیح کے ایک صحابی اپنے بیان کو الہام سے ارقام فرماتا ہے کہ میں نے مقدونہ جاتے وقت تجھ سے المتاس کی تھی کہ افسس میں رہنا تاکہ بعضوں کو تاکید کرے کہ اور طرح کی تعلیم نہ دیں اور کہانیوں اور بے حد بست ناموں پر لحاظ نہ کریں یہ سب کچھ تکرار کا باعث ہوتا ہے نہ کہ ایمان میں ترتیب الہی کا مگر ہمارے پیارے اور معزز بھائی اہل اسلام نہیں سمجھتے اور محمدی برادر نہیں جانتے کہ تعصب اور بیجا طرفداری ایک ایسا مرض ہے کہ جو انصاف اور حق جوئی کی آنکھ پر پردہ ڈال دیتا اور بنی آدم کو صراطِ مستقیم سے روک کر ابدی ہلاکت کی راہ پر چلاتا ہے ہاں عقل پرستی اسی کا نام ہے کہ انسان جو فانی اور حادث ہے اپنی چترائی اور عتیاری پر فرنیثہ اور نازاں ہو کر الہام ربانی اور کلام یزدانی سے منکر ہو جاتا اور ناحق کی تکراروں اور بے فائدہ مباحثوں پر متوجہ

معلوم اور مفہوم ہو جائے کہ اہل اسلام خصوصاً مولوی رحمت اللہ اور وزیر خان کی تحریرات اور ادعا کیسی غیر حق اور ناراست پایہ اعتبار سے خارج ہے اور حقیقی مسیحی لوگ کیسے حق جو و راستگوں ہیں اور نام اس تصنیف کا آئینہ اسلام رکھا گیا ہماری دعا جناب باری تعالیٰ سے یہ ہے کہ وہ ناظرین رسالہ ہذا پر روح القدس نازل کرے اور ان کو برکت بخشے اور بھی ان پر آفتاب صداقت کا جلوہ اور صبح کے نورانی ستارہ کی روشنی اور صیحون کا نور ڈالے تاکہ اس کو انصاف اور حق جوئی کی راہ سے ملاحظہ فرما کر اس تصنیف کی علت غائی یعنی زندگی ابدی اور حیات سرمدی کو حاصل کریں آمین۔

واقع ۹ ستمبر ۱۸۸۸ء کو پادری نولس صاحب نے بمقام نبی

تال نظر ثانی فرمائی۔

انجیل خصوصاً ایک معتبر کتاب یعنی تاریخ کلیسیا ولیم میور صاحب میں درج اور مندرج ہے پس اس کا کیا موجب ہے اور اگر حق سمجھیں تو کس فرقہ کو اور ناحق جانے تو کس کو اور گمان غالب کیا بلکہ یقین ہے کہ ولایت میں اور بھی فرقے ہوں لہذا مسیحی مذہب اس زمانے میں سچ اور حق نہیں ہے الی آخر۔

اندریں صورت چونکہ ہر ایک مسیحی مذہب کے خادم دیں اور واعظ کو نہایت لازم اور واجب ہے کہ اہل اسلام کے اعتراض مذکورہ کی کال طور پر تردید تحریر کریں اور نہ اس واسطے کہ انکے تکرار کا جواب بھی تکرار ہوئے بلکہ ایمان داری اور حق جوئی کی دلپسند راہ سے جو تحقیق اور تدفین اور بھی طرفین و جانبین کو فائدہ بخش ہو ارقام کیا جائے تاکہ انصاف دوستوں اور عارفوں کی نظر میں اس تحریر سے روحانی فائدہ حاصل ہو اور بھی مقدمہ متنازعہ انفصال پائے لہذا مجھ پادری سیموئیل نولس صاحب مشنری اور علامہ رجب علی نے اہل اسلام کے اعتراض مسطور کا صحیح جواب تحریر کر کے اسی مضمون میں اہل اسلام کے ڈیڑھ سو فرقوں کا نام اور اصول عقائد و ایمان از بس انہیں کی نہایت معتبر اور از بس کہ معتمد کتابوں سے انتخاب کر کے درج اور اوراق ہذا کیا تاکہ منصف اور راست باز آدمیوں کو

آغازِ مطلب

مولوی رحمت اللہ اور وزیر خان وغیرہ اہل اسلام بھائیوں پر پوشیدہ و مخفی نہ رہے کہ آپ صاحبوں کے اعتراض مندرجہ بالا کے دو جواب ارقام کرینگے پہلا مطابقی دوسرا الزامی چنانچہ پہلے مطابقی جواب تحریر کیا جاتا ہے اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہوئے۔

واضح و ظاہر ہو کہ حقیقت حال یہ ہے کہ جن مسیحی مذہب کی کلیسیاؤں مذکورہ بالا اہل اسلام متفرق اور مختلف فرقے سمجھتے ہیں واقع میں وہ فرقے نہیں بلکہ ان کا لقب جماعتیں یا کلیسیائیں ہیں اس میں کچھ شک نہیں اور نہ ہم مسیحی لوگوں کو اس میں کلام ہے اور اگر قبول آپ لوگوں کے فرض اور تسلیم بھی کر لیں کہ جن جن جماعتوں کو آپ فرقے نام رکھتے اور بھی جس جس کلیسیا پر آپ فرقے کے معنی جماتے ٹھیک اور درست ہیں تو بھی آپ صاحبوں کا مطلب پورا نہ ہوگا زیرا کہ جماعتیں یا کلیسیائیں اصول عقائد و ایمان میں یہاں تک متفق الرارے اولمعنی اور باہم موافق اور مطابق ہیں کہ اگر اہل اسلام پرسوں اور جستجو اور سعی کریں تو کبھی ذرا سی مخالفت اور مبائنات نہ پائینگے البتہ فروعات اور ادنیٰ امروں

اور خصوصاً انتظام کلیسیاؤں میں اگر کہیں عدم موافقت ہو تو شائد ہوا اور اگر احیاناً یا دیدہ و دانستہ فروعات اور ادنیٰ امروں خاص کر کے جماعتوں کے بندوبست میں عدم مطابقت موافقت ہو تو انصاف کرنا اور عادل خدا سے ڈرنا چاہیے کہ حقیقت اور حقیقت مذہب میں کیا نقصان اور نقص لازم آتا ہے اس مسئلہ کے ہم لوگ قائل اور مقرر ہیں کہ کلیسیائیں متذکرہ بالا میں علیحدہ علیحدہ ناموں کے باعث فرق معلوم ہوتا ہے پر درحقیقت وہ اسمی فرق کسی طرح سے اصول ایمان میں خلل انداز نہیں ہے اور ناموں میں علیحدگی ایک ضروری والا بدی امر ہے کیونکہ یہ کلیسیائیں جن کا نام اہل اسلام نے تحریر فرمایا ہے الگ الگ جگہوں اور ملکوں اور مقاموں کے رنہ والی ہیں اور خداوند کے مبارک کام اور مقدس انجیل کے منتشر اور پھیلانے کے واسطے علیحدہ علیحدہ دستور بھی مقرر اور معین ہیں مگر ان جماعتوں نے اصول ایمان و عقائد میں غیر ممکن بلکہ محال مطلق ہے کہ مبائنات اور مخالفت پائی جائے بلکہ تحقیق اور تفتیش کرنے سے معلوم اور مفہوم ہو جائے گا کہ کلیسیا مندرجہ بالا میں کلی موافقت اور مطابقت ہے اور اہل اسلام

تینوں ایک ہے مانتی ہے اور فلاں جماعت اس اصول کو رد کرتی ہے یا آنکہ فلاں کلیسیا صرف سیدنا مسیح کے پاک کفارے سے آدم زاد کو نجات ملنے سے اقرار کرتی اور ایمان لاتی ہے اور فلاں جماعت اس اصول سے منکر ہے عالم فہیم اور فاضل سلیم کا یہ کام ہے کہ اپنے ہر ایک قول کو دلائل قاطعہ اور برابریں ساطعہ سے ثابت اور مسلم الثبوت کرے نہ کہ عام لوگوں کی مانند محض دعویٰ ہی دعویٰ ہوئے اہل اسلام مذہب مسیحی کی متذکرہ بالا کلیسیاؤں کی مخالفت کا باعث اور سبب تو دریافت کرتے ہیں پر پہلے نا اتفاقی کو انجیل یا کسی اور معتبر کتابوں سے ہماری طرح ثابت ہیں فرماتے زیر کہ ہم لوگوں نے اہل اسلام کی ازبس کی معتمد اور مروج و مشہور کتابوں سے ان کے ڈیڑھ سو (۱۵۰) فرقوں کی مخالفت کو ایسا ثابت کیا ہے جو ثابت کرنے کا حق تھا پر اہل اسلام نے ایسا نہیں کیا بلکہ سنی سنائی بات تحریر کر دی اور بیچارے مسیحیوں پر طعن کر دیا چنانچہ ایک ہمارے دوست اور بھائی غلام حسین خان نام کی تحریر سے ایسا منکشف ہوا کہ ولایت میں مسیحیوں کے بہت سے فرقے ہیں یہ وہ بات ہے کہ تاتریاق از عراق آورده شود مارگریده مردہ شود بہلا اگر مسیحیوں کے بہت سے فرقے ولایت میں ہیں تو اپنے ادعا کو زیرک

کو واضح اور ظاہر ہوئے کہ اصول ایمان اور عقیدے مسیحیوں کے یہ ہیں جن پر کل دار و مدار اس مذہب حق کا ہے۔ پہلا کہ خدا اور واحد اور لا شریک و واجب الوجود اور وجوب لذاتہ ہے۔

دوسرا۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات میں تین اقنوم ہیں جو ایک ہی ازلیت وابدیت اور جلال و بزرگی اور حشمت اور اقتدار رکھے اور یہ تینوں ایک ہیں۔

تیسرا۔ صرف سیدنا مسیح کے پاک کفارے سے آدم زاد کی نجات ہے اب اگر حضرات اہل اسلام ممدوح کو مسیحیوں کی معتمد کتابوں علی الخصوص انجیل مقدس سے مسلم الثبوت ہوتا کہ اصول ایمان میں کسی جماعت یا کلیسیا کے باہم مخالفت اور فرق ہے تو ضرور ہے کہ نشان دینے پر ایسا نہ کر سکے اسلام کے فاضلوں پر کیا منحصر ہے کہ کوئی مرتد اور منکر بھی نہیں کہ سکتا کہ کلیسیائیں مذکورہ میں سے فلاں کلیسیا اللہ تعالیٰ کو واحد و لا شریک اور واجب الوجود و وجوب لذاتہ کہتی ہے اور فلاں کلیسیا اس اصول سے صاف انکار کرتی ہے اور یا یہ کہ فلاں جماعت اللہ تعالیٰ کی پاک ذات میں تین اقنوم کو جو ایک ہی ازلیت و ابدیت اور جلال و بزرگی اور مشیت اور اقتدار رکھتے اور

ونا بود کرنے والی ہے بلکہ انجیل کی صریح تعلیمات کے اثر سے اکثر ملکوں اور جزیروں مثل ہندوستان اور سیلون اور فی جی اور آسام اور بعض خطے چین سے بُت پرستی نیست ونا بود ہو گئی اور ہوتی جاتی ہے الحق انجیل بُت پرستی اور خود پرستی کی تباہ اور برباد کرنے والی ہے اس میں کچھ شبہ نہیں پس اگر رومن کیتھولک فرقہ بُت پرستی کر کے مسیحی کہلائیں تو ایسا ہے جیسا مسلمان بھائیوں میں ظاہراً اور علانیہ پیر پرستی اور قبر پرستی اور تعزیہ پرستی کر کے اہل اسلام کے اہل سلام بنے رہتے ہیں تو کیا اس سے یہ لازم ہے کہ آیا مسلمانوں کا ملت و مذہب ضعیف ہے اور من جانب اللہ نہیں ہرگز ایسا نتیجہ نہیں نکلتا کہ گو مذہب اسلام درحقیقت من جانب اللہ نہیں مگر ہم لوگ ان دلیلوں اور وجہوں سے اس کو منجانب اللہ نہ ہونے کے لئے ثابت نہیں کرتے بلکہ وہ اور براہین ساطعہ اور دلائل قاطعہ ہیں کہ جن کے رو سے مذہب اسلام غیر حق مسلم الثبوت ہوتا ہے الغرض مذہب مسیحی ہیں اگر رومن کیتھولک فرقہ کا شمار ہوتا اور کہ وہ بُت پرستی بھی کرتا ہے تو کیا اس وجہ سے مسیحی مذہب جو پاک اور مقدس ہے حق اور سچ نہیں سمجھا جاتا ایسا نہیں ہو سکتا اور اہل اسلام کو یہ بات اب تک معلوم نہیں کہ کلیسیا نے جامع نے اس فرقہ

اور دانشمند آدمیوں کی طرح بخوبی ثابت کر کے ایسا اعتراض کیا ہوتا الغرض انصاف اور حق جوئی سے یہ امر بعید ہے کہ انسان دعویٰ کرے اور ثبوت نہ دے اہل اسلام کو از بس کہ لازم اور واجب ہے کہ حق جوئی کے واسطے روح القدس سے مدد اور اعانت طلب کریں تو یقین کامل ہے کہ آفتاب صداقت کا جلوہ اور صبح کے نورانی ستارے کی روشنی اور صیحون کا نور پا کر اور اس نازک مقدمہ کو سمجھ کر حیات ابدی اور زندگی سرمدی ضروری پائینگے والا فلا۔

باقی رہا اس امر کا جواب کہ مسیحیوں میں ایک رومن کیتھولک فرقہ ہے اور کہ وہ بُت پرستی کرتا ہے سو درحقیقت مسیحیوں میں یہ فرقہ تھا اور کسی نہ کسی طرح سے ایک قسم کی بُت پرستی بھی کرتا تھا اس میں کچھ شک نہیں پر غور اور انصاف کرنا چاہیے کہ آیا ممکن ہے کہ کوئی فرقہ بت پرستی بھی کرے اور مسیحی ہونے کا دعویٰ بھی پیش لائے زیرا کہ کتاب مقدس کے ہر حصے میں ہر قسم کی بُت پرستی کے بابت ایک سخت ممانعت ہے اور خصوصاً انجیل مبارک میں بُت پرستی کے بارے میں اس درجہ تک ممانعت عیاں اور منکشف ہے کہ ہر اعلیٰ و ادنیٰ اور عالم و جاہل جانتا اور پہچانتا ہے کہ انجیل کی تعلیمات بُت پرستی کو بالکل نیست

زینتہ روم اسکندریہ کرتاگو کی کلیسیاؤں اور جماعتوں کا ہے الگ الگ ملکوں کی جماعتوں سے یہ نتیجہ کبھی نہیں نکلتا کہ آیا ان کے اصول ایمان و عقیدہ سے بھی جدا جدا ہیں ہاں تاریخ مذکور میں تو نہیں پر انجیل پاک کے بعض مقاموں میں پولوس رسول اور یوحنا رسول الہام کے رو سے بعض کلیسیاؤں کو خفیف باتوں میں الزام دیتے ہیں تاکہ ان کے اخلاق تہذیب اور شائستہ ہو جائیں نہ کہ ان کے مختلف عقیدوں کا کہیں ذکر اور اثبات ہو اور بالفرض اگر ایسا ہو ابھی تو اصل بات میں جو مراد عقائد مندرجہ بالا سے ہے کیا فرق آتا ہے اور کلیسیا کے معنی دیندار شخصوں کی جماعت ہے نہ کہ الگ الگ فرقوں سے غرض ہے مثلاً مسلمانوں کی نسبت اگر کہا جائے کہ عربی مسلمان ایرانی مسلمان اور ہندوستانی مسلمان اور یہ کہہ کر نتیجہ نکالیں کہ اہل اسلام میں مختلف فرقے ہیں جن کا اصول ایمان الگ الگ ہے تو کوئی عاقل اور زیرک اس بات کو تسلیم نہ کریگا یہی حال مسیحی کلیسیاؤں کا ہے العرض اہل اسلام کا اعتراض بیجا ہے اور یہ کہ چرچ آف انگلینڈ لندن انڈینڈنٹ بیٹسٹ مشن جرمن کلیسیا امریکن پرسبیٹریں رومن کیتھولک کے سوا سب اصول ایمان اور عقائد میں باہم کلی موافقت اور مطابقت رکھتی ہیں اور یہی یروشلیم کی کلیسیا کا

کو مردود اور منسوخ کر دیا ہے اور کہ وہ اسی نظر سے روز بروز کم ہوا جاتا ہے یہاں تک کہ اکثر ملکوں میں اس فرقہ کا نام و نشان تک بھی نہیں رہا اور قرینہ قوی ہے کہ یہ فرقہ بہت جلدی عدم اور نیستی میں ملے جائے گا خلاصہ کہ رومن کیتھولک فرقہ کہ ہونے سے مسیحی مذہب غیر حق تصور یا تصدیق نہیں ہو سکتا زیرا کہ اس مذہب کا دارمدار انجیل مقدس پر ہے اور بس۔

اور جو اہل اسلام موصوف نے لارڈ سرولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسیا اور انجیل پاک کا حوالہ دیا ہے سو محض غلط ہے اہل اسلام کی سمجھ میں کیا آگیا کہ ایسا جھوٹا حوالہ دے کر اپنے نامہ اعمال کو اور برباد کیا ریزا کہ لارڈ صاحب ممدوح نے ایسا نہیں کیا اور انہ نجیل پاک کے کسی مقام اور کسی موقعہ پر نہ ذکر ہے بلکہ لارڈ صاحب موصوف تاریخ مذکور میں جہاں کلیسیاؤں کا ذکر کرتے ہیں کہیں اشارے اور کنایہ کے طور پر بھی نہیں ارقام فرماتے کہ ان کلیسیاؤں اور جماعتوں کا اصول ایمان و عقیدہ علیحدہ علیحدہ ہے تاریخ مسطور اور انجیل مقدس کے اکثر مقاموں سے صاف ظاہر دبا ہرے کہ جو اصول ایمان و عقیدہ اور یروشلیم کی کلیسیا کا ہے فی الحقیقت وہی عقیدہ اور اصول ایمان انطاکیہ افس اسرمانہ اتھینی کو

الزامی جواب

اب ارادہ ہے کہ اہل اسلام کے فرقوں کا نام اور تعداد جہاں تک ہو سکے اور خصوصاً ان کے اصول ایمان و عقائد کا حال بموجب تشریح اور تفصیل خود علماء اور فضلاء اہل اسلام ہی کے جیسا کہ علامہ ابوالقاسم رازی و غیاث الملت والدين خصوصاً ملا محمد محسن فانی الخصوص شاہ عبدالقادر جیلانی کے تحریر کیا جائے اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ وہ فرقے باہم اصول ایمان میں مخالف اور مباین ہیں تاکہ اہل اسلام موصوف کے قول بموجب کہ کثرت فرقوں کی ایک پکی دلیل ضعف اس مذہب کی ہے جس میں فرقے داخل ہیں اہل اسلام کا مذہب ضعیف تصور با تصدیق کیا جائے اب اہل اسلام ممدوح کو لازم و واجب ہے کہ پہلے اپنی ان کتابوں کو جن میں یہ ذکر کمال تشریح اور تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے ملاحظہ فرمائیں اور پھر مسیحی والوں پر اگر مناسب اور واجب ہو تو ایسے ایسے بے بنیاد اعتراض نہ کریں اور واضح ہو کہ فضلائے ممدوح کی تصنیفات کے جن سے یہ حال تلخیص کیا جاتا ہے ہمارے پاس موجود ہیں جو کوئی چاہے ملاحظہ کرے۔

جو اصول ایمان ہے وہی انطاکیہ اور افسس اور ازمرنہ اور اتھینی اور کورنتیہ اور روم اور اسکندریہ اور کرتاگوئی کی کلیسیاؤں کا ہے اور نہ لارڈ سر ولیم میور صاحب تاریخ کلیسیا میں ان کے اصول ایمان و عقائد میں فرق کرتے اور نہ انجیل مقدس میں کہیں یہ ذکر پایا جاتا ہے اب حضرات اہل اسلام کی خدمت میں ہماری یہ التماس ہے کہ آپ لوگ کتاب پاک کی تعلیمات میں ذرا غور کریں اور آسمانی روشنی کو خدا باپ سے مانگ کر حق مذہب کا نتیجہ نکالیں تاکہ ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوئے مطابق

جواب یہاں تک تمام ہوا

مسلمانوں کا نجات کا خاص باعث ہے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر وغیرہ حضرت محمد کے خلیفوں کے حق میں بُرا کہنا اور گالی دینا عبادت ہے اور چار شادیوں کے علاوہ متعہ کرنا بھی جائز اور درست ہے۔

(۴) چوتھا فرقہ اسحاقیہ

اس فرقے والے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ نبوت اور پیغمبری ابھی تک ختم نہیں ہوئی اور کہ پیغمبر اسلام ختم رسل خاتم پیغمبران نہیں۔

(۵) پانچواں فرقہ زیدیہ

اُن کا اصول ایمان یہ ہے کہ نماز میں جو ایک طرح پر رب العالمین کی جناب میں حضوری ہے حضرت علی کی اولاد کے سوا کسی اور کو امام نہ کرنا چاہیے گو قرآن اور حدیثوں میں اس امر کی خصوصیت نہ ہو اور کہ بے اولاد حضرت علی کے عبادتِ خدا جائز نہیں۔

اہلِ اسلام کے ڈیڑھ سو (۱۵۰) فرقوں کی

تعداد و نام و اصول ایمان

(۱) پہلا فرقہ علویہ

اس فرقے والے حضرت علی ابن ابی طالب کو جو پیغمبر اسلام کے چچا زاد بھائی اور ان کے داماد بھی تھے نبی کہتے ہیں اور ان کا دعویٰ یہ ہے کہ فی الحقیقت وہ درجہ نبوت کہ جو حضرت علی کو نازل ہونے پر تھا مصلحتاً محمد صاحب کو نازل ہوا گیا کہ محمد صاحب ایک عارضی اور مجازی طور پر نبی تھے نہ کہ حقیقی طور پر۔

(۲) دوسرا فرقہ ابدیہ

اس فرقے والوں کا اصول ایمان یہ ہے کہ حضرت علی حضرت محمد کی نبوت میں شریک ہیں اور ایک درجہ نبوت کا دونوں صاحبوں کو حاصل تھا۔

(۳) تیسرا فرقہ شیعہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ حضرت علی پیغمبر اسلام کے تمام اصحابوں سے اعلیٰ و برتر ہیں اور اگر کوئی آدم زاد ایسا ایمان نہ رکھے وہ کافر ہے اور امام حسن اور امام حسین کی شہادت

(۶) چھٹا فرقہ عباسیہ

اس فرقے والوں کا اصول ایمان یہ ہے کہ عباس نامے عبدالمطلب کے بیٹوں کے سوا جو پیغمبر اسلام کے بھائیوں میں سے ہیں کسی کو امام نہیں جاننا چاہیے حالانکہ معتمد علیہ کتابوں سے صاف ثابت ہے کہ بارہ امام ہیں یعنی حضرت علی حسن حسین زین العبادین، محمد باقر، جعفر صادق، موسیٰ کاظم، علی، رضانقی، تقی، عسکری، مہدی۔

(۷) ساتواں فرقہ امامیہ

أصول ایمان ان کا یہ ہے کہ زمین امام غیب سے خالی نہیں رہتی اور بھی سوائے بنی ہاشم کے کسی کے پیچھے نماز نہ ادا کرنی چاہیے اور ہاشم حضرت محمد کے جدا اعلیٰ کا نام ہے۔

(۸) آٹھواں فرقہ نادسیہ

اس فرقے کا اصول ایمان یہ ہے کہ ہر کوئی جو اپنے آپ کو بڑا تصور کرتا ہے وہ کافر ہے اور کہ یہ حدیث قدسی کہ لولاک لما خلقت الافلاک جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے محمد اگر تجھ کو نہ پیدا کرتا تو زمین اور آسمان کو نہ پیدا کرتا محض غلط ہے۔

(۹) نواں فرقہ متناسیحہ

عقیدہ اس فرقے کا یہ ہے کہ جب انسان کی روح قالب سے نکل جاتی ہے تب کسی دوسرے قالب میں آتی ہے میں کہتا ہوں کہ بعینہ یہ عقیدہ ہندوؤں کا ہے جس کو وہ لوگ آواگوان کہتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ مولوی جلال الدین رومی جس پر سنی اہل اسلام بڑے نازاں ہیں یہی مذہب و ملت رکھتے تھے زیرا کہ قول ان کا ہے " ہفت دو ہفتادہ قالب دیدام ہمچو سبرہ بار بار ویندہ ام

(۱۰) دسواں فرقہ لاعینیہ

أصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ طلحہ اور زبیر پر جو پیغمبر اسلام کے اصحابوں سے تھے اور بھی مسماتہ عائشہ پر جو حضرت محمد کی زوجہ اور ابوبکر کی بیٹی تھی لعنت کہنی چاہیے حالانکہ حضرت محمد نے ان کو عشرہ مبشرہ میں شمار کیا تھا۔

(۱۱) گیارہواں فرقہ راجعیہ

اس فرقے کا اصول ایمان یہ ہے کہ حضرت علی پھر دنیا میں آئینگے اور اب بادل میں رہتے ہیں۔

(۱۲) بارہواں فرقہ مرتضیہ

عقیدہ اس فرقے کا یہ ہے کہ مسلمان بادشاہ کے ساتھ شامل ہو کر جہاد اور لڑائی کرنی واجب ہے اور قرآن کی تعلیم جس میں جہاد کا حکم ہے دلائل اپنے دعوے کے سمجھتے ہیں۔

(۱۳) تیرہواں فرقہ ارزقیہ

أصول ایمان اس فرقے کا کرامت ولیوں اور اماموں کو باطل کر کے کہتا ہے کہ کوئی شخص عالم خواب اور رویا میں غیب کی بات نہیں دیکھ سکتا زیرا کہ وحی اور الہام کا نازل ہونا منقطع ہو چکا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کاش وہ لوگ دانیال نبی کے صحیفے کے ۹ باب کی ۲۴ وغیرہ آیات کو آخر بات تک پڑھیں تو یہ مسلم الثبوت ہو کہ یہ امر حق اور سچ ہے کہ اٹھارہ سو ستر (۱۸۷۰ء) سال گزرے کہ خاص طور پر وحی کا نازل ہونا منقطع ہو چکا ہے پھر حضرت محمد پر کہاں سے نازل ہوئی فتامل۔

(۱۴) چودھواں فرقہ ریاضیہ

اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ ایمان کیا چیز ہے وہ ایک نیکبخت آدمی کا قول اور پرہیزگار آدمی کا فعل اور نیت اور سنت ہے۔

(۱۵) پندرہواں فرقہ تعلبیہ

أصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ ہمارے سارے کام جن کی ہم کو ضرورت اور خواہش ہے آپ حاصل ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ اور اس کی قدرت اور مشیت کی کچھ ضرورت نہیں۔

(۱۶) سولہواں فرقہ خازمیہ

عقیدہ اس فرقے کا یہ ہے کہ ایمان کی فرضیت ابھی تک پہچانی نہیں گئی اور نہ معلوم کہ کیا اور کہاں تک ہے۔

(۱۷) سترہواں فرقہ

اس فرقے کے ایمان کی بنیاد یہ ہے کہ جہاد میں کافروں کے مقابلے سے خواہ دو گنے ہوں بھاگنا کفر ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ شاید یہ کبھی مسلمانوں نے نہیں سنا کہ خدا محبت ہے اس لئے جہان دیکھو مسلمانوں کے أصول ایمان میں جہاد اور لڑائی کا ذکر ہے محبت اور الفت کا نام تک نہیں العظمت اللہ یہ عجب مذہب اور طرفہ ملت اور حیرت انگیز دین ہے۔

(۱۸) اٹھارہواں فرقہ کوزیہ

اصول ایمان اس فرقہ کا یہ ہے کہ بہت مالش کے بغیر بدن پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک بدن پاک نہ عبادت جائز نہیں۔

(۱۹) انیسواں فرقہ کنزیہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ زکوات دینی فرض نہیں اور قرآن میں وہ آیت جس میں اس کا ذکر ہے الحاقی ہے کسی لالچی اور سگ دنیا نے وضع کر کے داخل کر دی ہے۔

(۲۰) بیسواں فرقہ معتزلہ

اہل اسلام میں یہ بڑا زبردست اور حکیم فرقہ ہے قرآن کے نہایت معتمد مفسر اسی فرقہ میں سے ہوئے جیسا کہ قرآن کی تفسیر کسافت کا مصنف علامہ زمخشری وغیرہ ہے۔

(۲۱) چھبیسواں فرقہ افعالیہ

عقیدہ اس فرقے کا یہ ہے کہ انسان کے لئے اس کے فعل ہیں اور وہ بھی قدرت اور اختیار کے بغیر ہے۔

(۲۲) ستائیسواں فرقہ معیہ

اصول ایمان ان کا یہ ہے کہ آدمی کے واسطے فعل اور قدرت ہے بغیر طاقت دینے اللہ تعالیٰ کے۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کے عقیدے سے ثابت ہے کہ انسان مجبور ہے۔

(۲۳) اٹھائیسواں فرقہ تارکیہ

اس فرقے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان کے بعد کوئی دوسری چیز فرض نہیں اور نہ کسی فعل اور عمل کے کرنے سے انسان کو کچھ فائدہ ہے۔

(۲۴) انتیسواں فرقہ بحثیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ خیرات کرنی لا حاصل ہے ہر ایک شخص اپنی تقدیر کے موافق کھاتا پیتا ہے پس کسی کو کوئی چیز دینی کچھ ضرورت اور فرض نہیں۔

(۲۵) تیسواں فرقہ تمیہ

عقیدہ ان کا یہ ہے کہ بھلائی سے وہ بھلائی مراد ہے کہ جس نے انسان کی روح تسلی پذیر ہوئے۔

اکتیسواں فرقہ کسائیتہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ ثواب اور عذاب انسان کے عملوں اور فعلوں سے نہیں ہوتا۔

(۳۲) بتیسواں فرقہ صبیثہ

عقیدہ ان کا یہ ہے کہ دوست ہرگز دوست کو عذاب نہیں دیتا ہرگاہ کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا دوست ہے پس جہن میں کسی کو نہیں ڈالے گا۔

(۳۳) تینتیسواں فرقہ خوفیہ

اصول ایمان ان کا یہ ہے کہ دوست دوست کو نہیں ڈراتا پس وعدے اور وعید خدائے تعالیٰ کے کچھ اصل نہیں رکھتے۔

(۳۴) چونتیسواں فرقہ فکریہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی معرفت میں فکر کرنا ایک خاص الخاص عبادت ہے اس سے بہتر اور کوئی عبادت نہیں۔

(۳۵) پینتیسواں فرقہ جسمیہ

اس فرقے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جہان میں جو لوگ قسمت اور نصیب کے قابل ہیں غلطی پر ہیں زیرا کہ قسمت اور نصیب کچھ چیز نہیں۔

(۳۶) چھتیسواں فرقہ حجتیہ

عقیدہ اس حریف اور چالاک فرقے کا یہ ہے کہ جس صورت میں تمام واردات اور ماجرے حق تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم سے ہیں تو اس صورت میں انسان پر کچھ حجت نہیں جو جہنم میں جائے اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔

(۳۷) سینتیسواں فرقہ قدریہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ انسان اپنے فعلوں اور عملوں کا مختار ہے اور ہر ایک امر میں خدائے تعالیٰ کی مدد اور اعانت کا محتاج نہیں۔

(۳۸) اڑتیسواں فرقہ احدیہ

اس فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ فرائض یعنی خدا کے حکموں کا ہم کو اقرار ہے اور پیغمبر اسلام کے کاموں سے انکار یعنی جو انہوں نے کام کئے ہم نہ کریں گے۔

(۳۹) اونتالیسواں فرقہ مثنویہ

یہ فرقہ عجیب اصول ایمان رکھتا ہے کہتا ہے کہ ہر ایک نیکی اور بھلائی حق تعالیٰ کی طرف سے اور ہر ایک شر اور برائی اہرمن سے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس فرقے کا اصول ایمان گیروں کے عقیدے سے ملتا ہے زیرا کہ وہ لوگ اپنی کتاب زند و پازند کے بموجب جس کو گبر لوگ اپنے خیال میں الہامی سمجھتے کہتے ہیں کہ معاذ اللہ دو خدا ہیں ایک یزدان جو نیکی کا خدا ہے اور دوسرا اہرمن جو برائی کا خدا ہے پس اہل اسلام کے اس فرقے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرقہ زردشت یعنی گبروں کا عقیدہ رکھتا ہے اور پھر یہ مذہب اسلام میں داخل ہے۔

(۴۰) چالیسواں فرقہ کیسانیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ ہمارے افعال اور اعمال فانی اور زوال پذیر ہیں لہذا عذاب اور ثواب کے لائق نہیں۔

(۴۱) اکتالیسواں فرقہ شیطانیہ

اس فرقے کا اصول ایمان یہ ہے کہ شیطان کچھ وجود نہیں رکھتا صرف اہل غرض اور دنیا دار لوگوں کی حرفت ہے۔

(۴۲) بیالیسواں فرقہ شریکیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ ایمان ایک مخلوق چیز ہے کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا پھر اس کو حاصل کرنا قسم محالات سے ہے۔

(۴۳) تینتالیسواں فرقہ وہمیہ

اس فرقے والوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے افعال و اعمال کی خواہ شائستہ ہوں اور چاہے ناشائستہ جزا اور سزا نہیں۔

اور اس فرقے کے مرشد علامہ نظام کا قول ہے کہ انسان صرف روح ہی کا نام ہے اور اجماع اُمت کو ہرگز نہ ماننا چاہیے اور کفر و ایمان اور بندگی و گناہ اور محمد صاحب کے کام و شیطان کے کام برابر ہیں حضرت عمر خلیفہ ثانی پیغمبر اسلام اور حضرت علی کی عادات حجاج ظالم کی عادات میں کچھ فرق نہیں اور قرآن کی عبارات معجزہ نہیں اور جو کچھ اس جہان میں پایا جاتا ہے سب بہشت میں ہوگا۔

(۴۹) اونچا سواں فرقہ متولفیہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ شر اور گناہ خدا کی مشیت اور حکم سے ہے یا بے مشیت اور حکم کے بہر صورت ہم اس کو مسئلہ میں شک کلی ہے۔

(۵۰) پچاسواں فرقہ جہمیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ ایمان دل سے علاقہ رکھتا ہے نہ زبان سے اور عذاب قبر اور منکر و نکیر کے سوالوں اور بھی حوض کوثر اور ملک الموت سے انکار کرتے ہیں اور اس سے انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی یا ولی سے ہمکلام ہوا ہے۔

(۴۴) چوالیسواں فرقہ رویدیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ یہ دنیا قدیم اور لازوال ہے فانی اور حادث ہرگز نہیں جیسے واقعات اب ہو رہے ہیں ہمیشہ تک ویسے ہی ہوتے رہیں گے۔

(۴۵) پینتالیسواں فرقہ ناکسیہ

عقیدہ اس فرقے والوں کا یہ ہے کہ ہر گاہ امام وقت خروج کرے اس وقت جہاد اور کفار سے لڑائی کرنا جائز ہے۔

(۴۶) چھیالیسواں فرقہ مہتریہ

اس فرقے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ گنہگاروں کی توبہ و استغفار قبول نہیں کیونکہ وہ ذی عقل ہو کر کیوں خطا کار ہوتے ہیں۔

(۴۷) سینتالیسواں فرقہ قاسطیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ علم و حکمت اور محنت و مشقت اور روپیہ پیسہ حاصل کرنا خدا کے حکموں میں سے ہے۔

(۴۸) اڑتالیسواں فرقہ نظامیہ

یہ فرقہ اسلام میں ایک عجیب فرقہ ہے اصول ایمان اس حریف فرقے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کوشئے اور چیز کہنا جائز اور روا ہے

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ جو آدمی دوزخ میں ڈالے جائینگے سو اس قدر جلینگے کہ اثر اور نشان ان کا دوزخ میں نہ رہے گا۔

(۵۶) چھپنواں فرقہ مخلوقیہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ قرآن اور توریت اور انجیل اور زبور کلام بشر ہیں اور بھی مخلوق منتظم لوگوں نے دنیاوی بندوبست کے لئے کلام الہی مشہور کر دیا ہے۔

(۵۷) ستانواں فرقہ عبریہ

اصول ایمان اس فرقے کے مریدوں اور مشردوں کا یہ ہے کہ محمد صاحب دین اسلام کے بانی ایک مرد زیرک اور عقلمند اور حکیم تھے پر رسول اور پیغمبر نہ تھے۔

(۵۸) اٹھاونواں فرقہ فانیہ

اس فرقے والوں کا عقیدہ ہے کہ جنت اور دوزخ دونوں فنا ہو جائینگے اور در صورتیکہ ایسا حال ہے تو پھر الا آباد بہشت کی خوشی اور جہنم کا عذاب غلط ہے۔

(۵۱) اکیانواں فرقہ معطلیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نام اور بھی صفات مخلوقات اور حادث ہیں نہ قدیم وابدی زیرا کہ جیسا جیسا اس کی صفتوں کا ظہور ہوتا رہا ویسا ویسا نام ان صفات کا رکھا گیا۔

(۵۲) بانواں فرقہ مترابصیہ

اس فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ علم اور قدرت اور بھی مشیت مخلوق ہیں اور یہ مخلوقات قدیم اور ابدی ہے زوال پذیر اور فانی نہیں ہے۔

(۵۳) تریپنواں فرقہ متراقبیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ ایک مکان میں ہے یعنی لا محدود نہیں بلکہ مقید اور محدود ہے۔

(۵۴) چوونواں فرقہ واریہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ ایماندار جہنم میں نہ ڈالے جائے گا اور بے ایمان جب جہنم میں پڑینگے پھر مخلصی نہ پائینگے۔

(۵۵) پچپنواں فرقہ حرقیہ

(۵۹) انسٹھواں فرقہ زنادقیہ

أصول ایمان اس کا یہ ہے کہ معراج روح سے ہے نہ جسم سے دید محمد نہ بہ چشم دگر۔ بلکہ بدان چشم کہ دارو بشر۔ غلط محض ہے اور حق تعالیٰ دنیا میں نظر آتا ہے اور یہ عالم قدیم اور ابدی ہے اور قیامت کچھ چیز نہیں۔

(۶۰) ساٹھواں فرقہ قبریہ

عقیدہ اس فرقے کا یہ ہے کہ جو لوگ عذاب قبر کے قائل ہیں غلطی پر ہیں زیرا کہ قبر میں عذاب اور تکلیف نہیں یہ صرف جاہلوں کو ڈرانا ہے۔

(۶۱) اکسٹھواں فرقہ واقفیہ

اس فرقے کے ایمان کا اصول یہ ہے کہ قرآن کے مخلوق یعنی کلام بشر ہونے میں ہم کو توقف ہے۔

(۶۲) باسٹھواں فرقہ لفظیہ

أصول ایمان اس گروہ کا یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ قاری کے ہیں مگر معنی البتہ من جانب اللہ ہیں۔

(۶۳) ترسٹھواں فرقہ مرجیہ

یہ گروہ اس امر پر متفق ہے کہ کل پیغمبر اور بنی واسطے انتظام جہان کے کاموں کے جہنم کا خوف اور جنت کی امید ظاہر کرتے ہیں ورنہ حق تعالیٰ بندوں کے عذاب کرنے سے بے نیاز ہے اور کچھ پروا نہیں رکھتا۔

(۶۴) چوسٹھواں فرقہ تازکیہ

اس فرقے کا اصول یہ ہے کہ جب انسان ایمان لاتا ہے پھر اس پر کوئی امر اور فرض نہیں ہے۔

(۶۵) پینسٹھواں فرقہ شابئیہ

اس فرقے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص نے یہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ کہا پھر جو کچھ چاہے سو کرے کچھ عذاب اور بازپرس نہ ہوگا۔

(۶۶) چھیاسٹھواں فرقہ راجیہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ انسان نہ بندگی اور اطاعت سے مقبول ہوتا اور نہ خطا اور گناہ سے خاطر اور عاصی ہو جاتا ہے۔

(۶۷) سرسٹھواں فرقہ شاکیہ

اس گروہ والے کہتے ہیں کہ ہم کو اپنے میں شک ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ شائد یہ روح جو ہم میں سکونت پذیر ہے یہی ایمان ہے۔

(۶۸) ارسٹھواں فرقہ نہیمہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ علم الہی ایمان ہے اور ہر کوئی جو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور غیر مرضی کو نہیں جانتا ضرور وہ کافر اور بے ایمان ہے اس کو سزا ہوگی۔

(۶۹) اونٹہرواں فرقہ عملیہ

ان گروہ والوں کا ایمان ہے کہ انسان کا عمل ہی ایمان ہے اور ایمان سوا اس کے اور چیز نہیں ہے۔

(۷۰) سترواں فرقہ منقوصیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم۔

(۷۱) اکھترواں فرقہ مستثیہ

اس گروہ کا ایمان یہ ہے کہ خدا نے چاہا تو ہم ایمان رکھتے ہیں اور اگر خدا کی مشیت میں نہیں تو ہم ایماندار نہیں ہو سکتے۔

(۷۲) بہترواں فرقہ اشریہ

اس فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ دین کے مقدمہ میں علما کا قول بالکل باطل ہے اور کہ پکی دلیل کہ جگی انکا قول جائز اور روا نہیں سمجھا جاتا۔

(۷۳) تہترواں فرقہ بدعیہ

اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ امیر شخص کی فرمانبرداری واجب اور فرض ہے ہر چند کہ وہ خطا اور گناہ کا حکم دے۔

(۷۴) چوہترواں فرقہ مشبیہ

اس فرقے کا اصول ایمان یہ ہے کہ درحقیقت حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور حق تعالیٰ صورت رکھتا ہے۔

(۷۵) پھترواں فرقہ حشویہ

اس فرقے کا اصول ایمان یہ ہے کہ لوگ جو واجب اور سنت اور فرض میں فرق کرتے غلطی اور گمراہی پر ہیں زیرا کہ یہ تینوں ایک ہیں اور ان تینوں امروں میں فرق کرنا گناہ بلکہ کفر ہے۔

(۷۶) چہترواں فرقہ منصوریہ

اس حریف و عیار فرقے کا سرگروہ ابی منصور ہے اس فرقے والے کہتے ہیں کہ ہمارا پیر آسمان پر گیا اور رب العالمین نے اس کے سر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور ہمارے مُرشد کا قول ہے کہ حضرت یسوی مسیح کو خدا نے سب سے پہلے پیدا کیا اور ان کے بعد حضرت علی کو پیدا کیا اور یہ کہ نبی اللہ ہمیشہ تک اس دنیا میں آتے رہینگے انقطاع ان کا ہرگز نہ ہوگا اور جو محمد صاحب کو قرآن ختم نبوت کہتا ہے غلط ہے اور جبرئیل فرشتہ سہو سے پیغمبر اسلام کو قرآن دے گیا ورنہ حضرت علی کو دینا چاہیے تھا زیرا کہ علی محمد صاحب سے بہتر ہے اور وہ اہل علم تھا اور یہ امی محض تھا۔

(۷۷) ستترواں فرقہ ینانیہ

اس فرقے والے کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ آدمی کی صورت میں ہے اس لئے آدم کو اپنی صورت اور شکل پر پیدا کیا ہے اور روحانی و جسمانی صورت کا امتیاز کچھ ضرور نہیں۔

(۷۸) اٹھترواں فرقہ طیاریہ

اس فرقے کا ایمان یہ ہے کہ حضرت آدم میں خدا کی روح تھی اور کہ جب انسان کی روح قالب سے نکل جاتی ہے پھر اس جہان میں کسی اور قالب میں ہوا ہو کر آتی رہتی ہے۔

(۷۹) اوناسیواں فرقہ سالمیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان کی شکل میں بصورت محمد صاحب ظاہر ہوگا اور کہ خدا کے پاس کوئی ایسا راز ہے کہ اگر وہ کھل جائے تو اس کی سب تدبیر بگڑ جائے نبیوں کے پاس بھی ویسا ہی کوئی بھید ہے اور اگر یہ فاش ہو جائے تو ان کی نبوت اور رسالت باطل ہو جائے اور حشر کے روز کافروں کو بھی خدا کا دیدار ہوگا اور ابلیس نے اگرچہ پہلی بار آدم کو سجدہ نہیں کیا مگر دوسری بار کیا ہے اور وہ جنت میں بھی کبھی نہیں

(۸۳) تراسیواں فرقہ کلابیہ

اصول ایمان اس گروہ کا یہ ہے کہ قرآن کے حروف انسان کے طرف سے ہیں اور مضمون باری تعالیٰ کی جانب سے ہے اور خدا کی صفات کچھ چیز نہیں اور جنت و دوزخ دونوں فانی اور زوال پذیر ہیں۔

(۸۴) چوراسیواں فرقہ سنی

اس گروہ والوں کا یہ ایمان ہے کہ ایک خدا ہے بے ارادہ و علم کے اور محمد صاحب نبی برحق ہیں اور انسان اپنے عملوں سے جزا یا سزا بہشت یا دوزخ پائے گا اور ہر چیز کا فاعل مطلق جناب باری تعالیٰ ہے کیا خیر اور کیا شر اس کی طرف سے ہے اور محمد صاحب کے اصحابوں کو یہ تبرا یاد کرنا عین کفر ہے اور چار امام ہیں امام اعظم امام شافعی امام حنبل، امام مالک اور دین کا دار و مدار چار امروں پر ہے قرآن پیغمبر اسلام کی احادیث اماموں کے اقوال اجتماع امت اور طرفہ یہ کہ اس گروہ والے اسی فرقے کو حق اور سچ سمجھتے ہیں باقی اور فرقوں کو رد کرتے اور انکی تردید میں بڑی بڑی کتابیں تصنیف کرتے اور متعہ وغیرہ کو جائز نہیں جانتے یہ لوگ اور ان کی نسبت کثرت سے ہیں۔

گیا اور محمد صاحب دعویٰ نبوت سے پہلے قرآن کو یاد کرتے تھے جب یاد ہو چکا تب نبوت کا ادعا کر دیا۔

(۸۰) اسیواں فرقہ خطابیہ

اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ قدیم سے ہر زمانے میں دو طرح کے رسول مبعوث ہوا کرتے تھے ایک چپکا رسول دوسرا بولتا پس محمد صاحب بولتے نبی تھے اور حضرت علی چپکے رسول۔

(۸۱) اکیاسیواں فرقہ معمریہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ زندگی و موت وغیرہ چیزیں خدا نے پیدا نہیں کیں یہ خود بخود پیدا ہو گئی ہیں اور قرآن بھی خواہش جسمانی نے تالیف کر دیا ہے خدا کی مرضی کے موافق تصنیف نہیں ہوا اور خدا ازلی وابدی اور قدیم نہیں چند دنوں سے ہو گیا ہے۔

(۸۲) بیاسیواں فرقہ قاسمیہ

اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا سمیع اور بصیر و حاضر ناظر نہیں اور قرآن الہی کلام نہیں ہے بلکہ انسان کے خیالات و توہمات ہیں۔

گردن مارنے کے قابل ہے۔ الغرض یہ مسلمان ملحد مقام رودبار الموت میں گزین کے قریب رہتے ہیں اورحسن بن صباح کے مرید ہیں ایک زمانے میں خواجہ نصیرالدین طوسی سے جو امامیہ مذہب والوں کے بڑے نامی گرامی مجتہد تھے مباحثہ ہوا آخر کار نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ ہلاکوں خان ایک مشہور فرمانرواے ترکستان نے بموجب اغوا سے محقق طوسی کے افسے لڑائی کی جس کا انجام کچھ بہتر نہ ہوا۔

(۸۷) ستائیسواں فرقہ ظرفیہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ وہ شخص جو خدا کی ہستی اور اس کے وجود کا قائل ہو اور رسولوں کا انکار کرے اور جو کہ قرآن کی تعلیم ہے اس کو بھی رد کرے وہ کافر اور مشرک نہیں ہے بلکہ کافر اور مشرک وہ شخص ہے جو واجب الوجود خدا کی ہستی سے منکر ہوئے اور محمد صاحب اور حضرت علی کی نسبت انکا قول ہے کہ یہ دونوں قاتل خونریز عورتوں کے مرید اور دنیاوی انسان تھے نجات اور مغفرت کی ان سے امید رکھنی ایک لغو اور بے بنیاد اور نادانی کی بات ہے۔

(۸۵) پچاسیواں فرقہ خارجیہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ حضرت علی جو پیغمبر اسلام کے داماد اور چچا زاد بھائی ہیں کافر تھے اور ان کا قول ہے بارہ امام جن پر اثنا عشریہ والے قربان اور فدا ہیں معصوم نہیں تھے اور کہتے ہیں کہ امام حسن ایک عورت کے لئے مسموم کیا گیا اور امام حسین امامت کے واسطے کربلا میں یزید امیر ملک شام کے سپہ سالار شمر نام کے ہاتھ سے مارا گیا ایسوں کو امام اور ہادی سمجھنا صریح کفر اور بیدنی ہے۔

(۸۶) چہیا سیواں فرقہ اسمعیلیہ

تاریخ نگارستان اور تاریخ گزیدہ اور خصوصاً زینت التاریخ میں مرقوم ہے کہ اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ ایک انسانی اختراع اور کسی پکی عیاری سے تالیف ہو اذیر کہ اس میں جھوٹ کو سچ کے ساتھ ایسا پیوستہ کیا ہے کہ بے کامل غور کے ہر ایک انسان اس کو سمجھ نہیں سکتا اور انسان کی روح جب ایک کالبد سے الگ ہوتی ہے تو پھر دوسرے اور تیسرے الی غیر النہایت قالبوں میں آکر دنیا میں آتی ہے لہذا ہم کہتے ہیں کہ یہ جہان برابر ویسا ہی رہیگا البتہ کچھ تغیر اور تبدل ہوا کریگا اور ہر ایک شخص جو اس تعلیم کو ناپسند کرتا ہے

(۸۸) اٹھاسیواں فرقہ نصاریہ

اس گروہ والے حضرت علی کو واجب الوجود اور جوہ لذاتہ جانتے اور مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بظاہر پیغمبر اسلام حضرت علی کے سسر تھے پر درحقیقت محمد صاحب کی نبوت علی کی دی ہوئی تھی ان کا قول یہ بھی ہے کہ اگر انسان گناہ کر کے چھوڑ دے اور توبہ کرے تو وہ پاک اور بے گناہ ہو سکتا ہے اور انسان کو منجی کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ آپ انسان کو پیار کرتا ہے اور نجات دے سکتا ہے کسی کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں یہ تو حال ہے اور پھر مسلمان کے مسلمان بنے ہوئے ہیں ان کو پکی سمجھ عنایت کرے۔

(۸۹) نواسیواں فرقہ تمیمیہ

اصول ایمان اس گروہ کا یہ ہے کہ اگر کوئی ایک بار جھوٹ بولے یا کوئی ذرا سا گناہ کرے اور اس پر اصرار کرتا رہے وہ مشرک ہے اور جو آدمی چوری شراب خوری وغیرہ گناہ کرے پھر کر کے چھوڑ دے اور اپنی عادت نہ ڈالے تو وہ اہل اسلام ہے اور محمد صاحب اس کی شفاعت کریں گے۔

(۹۰) نویواں فرقہ حازمیہ

عقیدہ اس فرقے کا یہ ہے کہ دشمنی اور دوستی یہ دونوں صفتیں خدا کی ہیں اور انسان ہر ایک کام اور حرکت میں مجبور ہے جیسا خدا کی مشیت میں ہوتا ہے ویسا وہ کرتا ہے۔

(۹۱) اکیانواں فرقہ ایاضیہ

اصول ایمان اس فرقے والوں کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرض سارے جہان کے آدم زاد پر یہ ہے کہ وہ اس پر ایمان لائیں اور ہر ایک کبیرہ گناہ شرک نہیں ہے بلکہ ہر ایک کبیرہ گناہ کفران نعمت البتہ ہے۔

(۹۲) بانویواں فرقہ نیریعیہ

اس فرقے کے لوگوں کا اصول ایمان یہ ہے کہ امام جعفر صادق جو کہ حضرت علی کی اولاد میں سے ہے خدا ہیں اور جس شکل اور صورت سے وہ اس جہان میں نمودار ہوئے اصلی صورت نہ تھی بلکہ اصلی صورت کی مانند تھی اس کی پرستش جائز ہے اور اسی پر ایمان لانا فرض ہے۔

قائل ہونا کفر نہیں ہے بلکہ یہی عبادت ہے اور اس پر ایمان لانا نجات کا باعث ہے۔

(۹۶) چھانویواں فرقہ یونسیہ

اصول ایمان اس گروہ کا یہ ہے کہ خدا کی پہچان اور گیا اور اس کے حضور زاری اور فروتنی بجالانی ایمان اور نجات کا باعث ہے اور اگر اس میں سے کچھ بھی کم ہو جائے تو آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

(۹۷) ستانویواں فرقہ ہذیلیہ

عقیدہ اس فرقے والوں کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے اور اس کا کلام کچھ مخلوق ہے اور کچھ غیر مخلوق اور اس کی قدرت غیر محدود نہیں ہے اور جب خدا پرست لوگ جنت میں داخل ہونگے تب ان میں چلنے پھرنے کا زور نہ ہوگا اور طرفہ یہ کہ اللہ تعالیٰ میں بھی اس وقت یہ قدرت نہ ہوگی کہ ان لوگوں کو چلنے پھرنے کی طاقت دے۔

(۹۸) اٹھانویواں فرقہ دہریہ

اصول ایمان اس فرقے کا یہ ہے کہ کوئی خدا نہیں اور اگر فرض اور تسلیم بھی کریں کہ کوئی خدا ہے تو کچھ صفت نہیں رکھتا اور اس

(۹۳) ترانیواں فرقہ جارودیہ

عقیدہ اس گروہ کا یہ ہے کہ حضرت علی محمد صاحب کے اصلی جانشین اور پہلے نائب تھے اور امام حسین حضرت علی کے بیٹے تک امامت رہی ہے بعد اس کے جتنے امام آئے سب جھوٹے اور مکار تھے ان کو شافع یا ہادی جاننا نادانی ہے۔

(۹۴) چورنویواں فرقہ مرجیہ

اصول ایمان اس گروہ کا یہ ہے کہ قرآن مخلوق اور کلام بشر ہے اور کہ خدا نہ کلام کرتا اور نہ دکھلائی دیتا ہے اور کہ وہ لامکان ہے اور عرش کرسی جنت اور دوزخ قدیم اور ازلی ہیں عذاب قبر اور عدالت کے دن کی میزان جھوٹ بات ہے اور خدا تعالیٰ کوئی صفت نہیں رکھتا اور ایمان صرف دل سے خدا کو جاننا نہ زبان سے اقرار کرنا ہے۔

(۹۵) پچانویواں فرقہ صالحیہ

عقیدہ اس فرقے کا یہ ہے کہ خدا کا جاننا ایمان ہے اور نہ جاننا کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاک ذات میں تثلیث کو ماننا اور اقنوم ثلاثہ کا

ابدی وغیر فانی چیزیں ہونگی اور وہاں سوائے ستائش اور عبادت حقیقی معبود کے اور کچھ نہ ہوگا اور جناب باری تعالیٰ نے جب موجودات کو عدم سے پیدا نہیں کیا تھا تب اس کی ذات کا نام وحدت تھا اور جس وقت اس کے ارادے نے ظاہر ہو کر موجودات کو پیدا کرنا چاہا اس وقت اسی ذات کا نام وحدانیت ہوا اور پہلی تجلی اور دوسری تجلی کے تعین میں کچھ ظاہری فرق ہے مگر باطن میں کچھ امتیاز نہیں زیرا کہ ہر دو تجلی کی ازلیت اور ابدیت اور شان اور ذات ایک ہی ہے یعنی بے کسی طرح کی نقص کے وحدت کثرت کی طرف اور کثرت وحدت کی جانب رجوع کرتی ہے یہاں تک کہ وحدت میں فتور نہیں پڑتا اور اسی توحید سے کما حقہ آگاہ ہونا ایمان کی علامت ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر متفق اور مختلف کے ساتھ بہ محبت پیش آنا خدا کے خاص حکموں میں سے ایک حکم ہے اور اس کے منکر کو سزا ضرور ہوگی اور یہ دنیا چند روزہ اور فانی اور اللہ تعالیٰ کے خیالات کا اظہار ہے اور مسیح کا تعین باطن کی نسبت احدیت جمع حضرت البیت کا ہے اسی سبب سے اس کو روح اللہ کے نام سے پکارنا فرض ہے زیرا کہ روح کامل سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل اسماء اور ذات اور صفات کا مظہر اور جامع ہے۔ چنانچہ یہ سب حال جو

میں علم اور قدرت اور زندگی نہیں ہے اور نہ دیکھنے سننے کی لیاقت رکھتا ہے اور قرآن نرا کلام بشر ہے اور اللہ تعالیٰ آدمیوں کے کاموں اور فعلوں کا خالق نہیں بلکہ وہ اپنے افعال کے آپ خالق ہیں اور یہ دنیا قدیم سے ہے اور یوں ہی رہیگی اور انسان مرتا نہیں صرف بدل جاتا ہے اور نہ نیک فعلوں کی جزا ہے اور نہ بد فعلوں کی سزا پابندی شرع اگر ہو سکے تو اچھی بات ہے اور اگر نہ ہو سکے تو کچھ خوف نہیں۔

(۹۹) ننانویواں فرقہ صوفیہ

اہل اسلام میں یہ فرقہ سب کا مقبول ہے اگرچہ امامیہ مذہب کے علماء ہمیشہ اپنی تصنیفات میں اس فرقے والوں پر اعتراض کرتے ہیں مگر درحقیقت اگر مسلمان میں کوئی فرقہ عمدہ تصور کیا جائے تو یہی ایک ہے۔ اصول ایمان انکا یہ ہے کہ اس جہان کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں غیر متغیر اور ازلی و ابدی اور قدیم اور قادر مطلق اور رحیم اور کریم اور مہربان اور حنان اور عادل اور حاضر و ناظر اور اوجب الوجود اور وجوب لذاتہ ہے اور جنت و دوزخ بھی ہے ناپاک گنہگار خونی خدا کے منکر جہنم میں ابد تک رہینگے اور مقدس اہل عرفان لوگ ہمیشہ تک بہشت میں رہینگے اور بہشت میں دنیاوی چیز کوئی نہ ہوگی بلکہ

(۱۰۰) سوواں فرقہ وہابیہ

یہ فرقہ مسلمانوں میں ایک عجیب فرقہ ہے عقیدہ ان کا یہ ہے کہ درحقیقت دنیا کا پیدا کرنے والا واجب الوجود کہ جو کامل طور پر صفات ثبوتیت اور سلبت کی رکھتا ہے موجود ہے اور قبر پرستی اور پیر پرستی کفر ہے اور پیدائش میں محمد صاحب اور حشرات الارض برابر ہیں مگر باطن کی نسبت وہ نبی ہے اسلام کے منکروں سے جہاد کرنا نجات اور شہادت کا باعث ہے اور خانہ کعبہ کے گرد اگر دُٹواف کرنا بُت پرستی ہے اور جتنے مذہب اور فرقے ہیں سوائے وہابیہ مذہب کے بطلان ہیں مگر ہاں مذہب یہودی جسکے پیشرو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور مسیحی مذہب جس کے گرو اور مرشد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں حق ہے پر وہ منسوخ ہو گیا ہے اب اس کی پیروی کسی شخص پر فرض نہیں اور جناب باری تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں پاک اور بے عیب ہیں لہذا شرارت ان کی جانب سے نہیں اور خدا کے سوا کسی اور انسان سے مدد اور اعانت طلب کرنی کفر ہے اور پیر فقیر لوگ مدد دینے سے عاجز ہیں اور اللہ تعالیٰ اگرچہ خلاف عقل کر سکتا ہے مگر خلاف عادت اور برعکس محال عادی کے کچھ نہیں کر سکتا ہر چند قادر مطلق ہے۔

تلخیص کیا گیا ہے ذیل کی کتابوں سے لیا گیا ہے۔ ذخیرہ عرفان از تصنیفات حکیم کاشانی اور گلشن راز محمودی اور شرح جیلانی ملقب بہ اصطلاحات صوفیہ۔ اب جاننا چاہیے کہ جب ذی علم اور متلاشی اور حق جو اہل اسلام کو قرآن اور احادیث سے خاص مطلب میسر نہ ہوا تو مسیحیوں کی صحبت اور بات چیت سے چند خیالات یادگار کے طور پر لکھ رکھے اور پھر کسی عالم نے ان خیالات کی شرح کمال تفصیل اور فصاحت سے لکھ دی ورنہ قرآن کی تعلیم ایسی نہیں یہی سبب ہے کہ مسلمانوں کا یہ فرقہ از بسکہ مودب اور مہذب الاخلاق و حلیم اور مقبول ہے قرآن میں سوائے قتل اور جہاد اور لوٹ مار اور کثرت ازدواج کے اور ہے کیا صوفیہ فرقہ کا اصول ایمان فی الحقیقت مسیحیوں کی انجیل مقدس کا ایک جلوہ ہے اور جس ملک کے مصنف رہنے والے ہیں اس ملک میں مسیحی لوگ دے دباے اور مطیع اور محکوم بادشاہان اسلام کے بکثرت ہیں یعنی اصفہان خوارزم سمرقند آذربائجان اور طہران وغیرہ پر مسیحیوں کی خوش اخلاقی اور محبت اور الٰہی تعلیم کب چھپ سکتی تھی آخر کار تاثیر بخش ہوئی اور ہوگی اور بس۔

خاتمہ

مغیرہ کو ہادی سمجھتے ہیں۔ (۲۷) حسینیہ جو ابی منصور کو اپنا نجات دینے والا جانتے ہیں۔ (۲۸) قرابطیہ۔ (۲۹) مبارکیہ (۳۰) شمطیہ (۳۱) عماریہ (۳۲) مخطوریہ (۳۳) موسویہ (۳۴) سلمانیہ (۳۵) تبریہ (۳۶) الغمیہ (۳۷) یعقوبیہ (۳۸) شمیریہ (۳۹) یونانیہ (۴۰) بخاریہ (۴۱) غیلانیہ (۴۲) شعبیہ (۴۳) خسفیہ (۴۴) معاویہ (۴۵) مرسیہ (۴۶) جبائیہ (۴۷) ہاشمیہ (۴۸) شافیہ (۴۹) مالکیہ (۵۰) حنبلیہ۔ ماورائے سو فرقوں کے کہ جن کا نام اور اصول اور عقائد و ایمان اوپر مرقوم کیا گیا ہے یہ پچاس فرقے ہیں جن کا اصول ایمان لکھنا خالی از طول بلاطائل نہ تھا لہذا ان کے نام پر اکتفا کیا جاتا ہے محقق اور حق جو آدمی کو لازم اور واجب ہے اگر ان پچاس فرقوں کا اصول عقائد اور ایمان معلوم اور مفہوم کرنا ہو تو اہل اسلام کی متذکرہ بالا کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں اور وہ کتابیں نہایت معتمد اور از بسکہ مشہور اور مروج ہیں چنانچہ ہم لوگوں نے اہل اسلام لوگوں سے بقیمت خرید کر کے سند کے واسطے اپنے پاس رکھی ہیں جو کوئی صاحب چاہے دیکھ لے تب مولوی رحمت اللہ صاحب اور وزیر خان خصوصاً غلام حسین خان کے دعوؤں پر لحاظ اور بھی انصاف فرمائیے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ جیسا ہم

اب تک ہم نے مسلمانوں کے نہایت مشہور و معروف فرقوں کا ذکر اور ان کے اصول و عقائد و ایمان کا حال از بسکہ مختصر طور پر ارقام کیا ہے مگر سو فرقوں متذکرہ بالا کے ما سوا اور فرقے بھی ہیں جن کا حال طول مقال ہونے کے باعث چھوڑ دیا ہے پر یہاں صرف ان کا نام تحریر کرینگے تاکہ اہل اسلام بھائیوں کو عذر کی جگہ نہ رہے اور وہ یہ ہیں کہ (۱) کرامیہ۔ (۲) حالیہ۔ (۳) باطنیہ۔ (۴) اباحیہ۔ (۵) براہمیہ (۶) اشعریہ۔ (۷) سوفسطائیہ۔ (۸) فلاسفہ۔ (۹) سمینہ۔ (۱۰) مجوسیہ۔ (۱۱) مدرایہ شہ مدار کے مرید (۱۲) سہروردیہ یہ شیخ شہاب الدین ساکن سہرورد کے پروقار (۱۳)۔ قادریہ یہ شیخ عبدالقادر محی الدین عربی جیلانی کے مرید۔ (۱۴) چشتیہ معین الدین چشتی کے مرید۔ نقشبندیہ حضرت عثمان غنی پیغمبر السلام کے تیسرے اصحاب کے پیرو۔ قلندریہ یہ بوعلی قلندر پانی پتی کے مرید (۱۷) جلالیہ (۱۸) سدا سہاگ۔ (۱۹) بے نوا۔ (۲۰) پاکی رحمانی (۲۱) قرینہ۔ (۲۲) عزیزہ۔ (۲۳) فرنکیہ (۲۳) جو ابن فرنکی کو اپنا نجات دہندہ جانتے اور مانتے ہیں۔ (۲۵) عالیہ۔ (۲۶) مغیرہ جو

تصور باتصديق كرمے گا اور ہر چند کہ اس رسالہ کے ملاحظہ کرنے والوں کو ان کی مبانیت اور مخالفت کا ماجرا بخوبی ظاہر اور معلوم ہو جائے گا مگر تو بھی احتیاط کی نظر سے ازیسکہ واجب معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کے فرقو کے خیال اصول ایمان محمدی کی نسبت یہاں تحریر اور ترقیم کئے جائیں۔

واضح ہو کہ فرقہ تعلبیہ و محکمہ اور مثنویہ و معمریہ اور قاسمیہ و نصاریہ اور نیریعیہ و دہریہ جن کا ذکر نمبر ۱۵، ۲۲، ۳۹، ۸۱، ۸۲، ۸۸، ۹۲، ۹۸ میں کیا گیا ہے واجب الوجود اور وجوب لذاتہ خدا سے انکار کرتے اور کہ اس کے پاک وجود اور مبارک ہستی کے منکرین اور ان منکروں اور ملحدوں کے خیالوں کی تردید مفصلاً و مشروحاً ہم نے رسالہ الہمیٰ برابین میں لکھی الغرض مسلمانوں کے امتہ فرقہ خدا کے وجود سے منکر ہیں یعنی مسلمانوں کے فرقہ مسلمانوں کے ہی اصل اصول کو صریحاً رد کرتے ہیں۔

اور فرقہ علویہ و شعیہ اور اسحاقیہ و نادسیہ اور میمونہ و احدیہ اور شنویہ و نظامیہ اور جہیمیہ و عبریہ اور مرجیہ و منصوریہ اور طرفیہ و نصاریہ جن کا ذکر نمبر ۱، ۳، ۴، ۸، ۲۱، ۳۸، ۳۹، ۴۸، ۵۰، ۵۷، ۶۳، ۶۶، ۸۷، ۸۸ میں مندرج ہو چکا ہے محمد صاحب کے نبی برحق اور شافع

مسیحیوں میں تین امر جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اصل اصول ایمان ہیں ویسا مذہب اسلام میں تین امر اصول ہیں وہ ہذا پہلا کہ خدا واحد اور لاشریک اور واجب الوجود اور وہی و جوب لذاتہ ہے۔ دوسرا کہ محمد صاحب بانی دین اسلام نبی برحق اور شافع یوم محشر اور منجی بنی آدم ہے۔

تیسرا کہ قرآن کلام الہمی ہے۔

اور جیسا کہ مسیحی کلیسیائیں اور جماعتیں جن کا نام اہل اسلام نے فرقے رکھا ہے اور کہ جن پر وہی تباہی اور ناحق اعتراض کیا ہے مسیحی اصول میں کلی موافقت اور مطابقت رکھتی ہیں یہاں تک کہ فروع اور خفیف باتوں میں باہم بدرجہ غائت موافق اور مطلق ہیں ویسا اہل اسلام کے فرقے متذکرہ صدر باہم موافقت اور مطابقت نہیں رکھتے اور طرفہ ماجرایہ ہے کہ نہ صرف اصول ایمان اور عقائد میں باہم مختلف و رمباین ہیں حتی کہ فروع اور جزوی امور میں نہایت اختلاف اور مبائنت رکھتے ہیں اگر کوئی ذرا بھی غور کرے گا تو نہ محض اہل اسلام موصوف کی باتوں کو لغو اور بیہودہ سمجھیگا بلکہ مذہب اسلام کو بھی جس میں یہ بیشمار اور عجیب متضاد فرقے داخل ہیں بالکل بے بنیاد اور انسانی اختراع

فی الحما بخوبی ثابت اور متحقق ہوا کہ خصوصاً اہل اسلام کے سنتیں فرقے متفق اللفظ والمعنی ہو کر اپنے مذہب کے نہ صرف فروعی مسلوں کو بلکہ اصل الاصول کو ایسا باطل اور رد کرتے ہیں کہ کسی حجتی اور تکراری محمدی کو بھی جائے عذار اور کلام کی جگہ نہیں چھوڑتے اور متلاشی حق کو تو باطل مذہب مذکور کے بارے میں بے قرار کر دیتے ہیں۔ بعض اہل اسلام بھائیوں کا قول ہے کہ جیسا مسیحیوں رومن کیتھولک فرقہ مردود اور منسوخ ہے ویسا مسلمانوں کے فرقہ ہائے مذکورہ بھی مردود ہیں تو ان اہل اسلام بھائیوں کو مناسب اور واجب ہے اس امر میں ذرا غور کریں کہ رومن کیتھولک فرقہ کو تو جمیع مسیحی کلیسیاؤں نے بالاتفاق ہو کر رد اور منسوخ کیا ہے آپ کے مذکورہ الصدر فرقوں کو مسلمانوں نے بالا اتفاق رد کرنا کسی کتاب اور کسی تذکرے اور کسی تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا اگر آپ ان فرقوں کو مردود جانیں وہ آپ کے فرقے کو رد سمجھینگے آپ صاحبوں کا کون سا فرقہ اتفاق کر کے ان کو رد کرے گا کیا شیعہ اور سنی مل کر یا کوئی اور پر غیر ممکن ہے کہ دو فرقے سنتیں حکیم اور ذی علم اور دانشمند فرقوں کو باطل کریں اور ہاں ان حکیم فرقوں والوں نے آپ لوگوں کے فرقوں کو ایسا رد کیا ہے کہ آپ

روز قیامت ہونے سے صاف انکار کرتے ہیں اور ان کو بنی آدم کا نجات دہندہ نہیں سمجھتے خلاصہ کہ مسلمانوں کے چودہ فرقے پیغمبر اسلام کی رسالت اور شفاعت سے منکر ہو کر اہل اسلام کے دوسرے اصل الاصول کو باطل اور عاطل کرتے ہیں اور عجیبہ واقعہ یہ کہ پھر مسلمان کے مسلمان بنے ہوئے ہیں اور اپنا نام مسلمان رکھواتے ہیں چنانچہ ان پر ظاہر ہے۔

اور معتزلہ و خوفیہ اور شنویہ و نظامیہ اور مخلوقیہ و اقفیہ اور لفظیہ و منصوریہ رسالہ و قاسمیہ اور کلابیہ و اسمعیلیہ اور طرفیہ و نصاریہ اور مرجیہ جن کا ماجرا نمبر ۲، ۳، ۳۹، ۳۸، ۵۶، ۶۱، ۶۲، ۶۶، ۷۹، ۸۲، ۸۳، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۳ میں مرقوم کیا گیا ہے تیسرے اصل الاصول یعنی قرآن کے الہی کلام اور ربانی الہام ہونے سے منکر بلکہ ان کے اس دعوے کو رد اور منسوخ کرتے ہیں المختصر اہل اسلام کے پندرہ فرقے اہل اسلام ہی کے تیسرے اصول کو ایسا باطل عاطل کرتی ہیں گویا مخالفوں کی زبان سے حق امر پوشیدہ نہیں رہتا اور یہ کہ ہم مسیحیوں کو مرہون منت فرما کر پیغمبر اسلام کی ابطال رسالت اور بھی قرآن کے کلام بشر ہونے کے اثبات میں اعانت اور مدد دیتے ہیں۔ جزاک اللہ فی الادرین خیرا۔

مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا خدا کا رسول ہے اور وہ کلمہ جو بھیجا خدا نے مریم کی طرف اور اس کی روح - اور پھر جیسا کہ سورہ تحریم میں تحریر ہے کہ مریم بنت عمران النی احصنت فرجها فنفحافیہ من روح یعنی مریم عمران کی بیٹی جس نے اپنے کنوارپن کی حفاظت کی پھونکی ہم نے اس میں اپنی روح میں سے یعنی یسوع مسیح خداوند کی جانب سے جو حضرات اہل اسلام کی طرف چسپاں تصور بالتصدیق ہوسکتی ہیں چند روحانی باتیں مرقوم کی جاتی ہیں وہ فرماتا ہے کہ اہل اسلام تمہاری خاطر میں آسمان سے نیچے اتراتا کہ تم کو آسمان میں پہنچاؤں اور یاد کرو کہ تمہارے لئے میں نے جسم پکڑا کہ تمکو روحانی انسان بناؤ اور خیال کرو کہ آپ لوگوں کی خاطر میں نیچے گیا تاکہ تم کو بلند کروں اور تمہارے لئے میں غریب بناتا کہ تم کو غنی اور دہنی کروں غور کروں کہ آپ لوگوں کی خاطر میں دنیا میں رہا تاکہ آپ لوگوں کو آسمان کے ساکن بناؤں اور یاد کرو کہ تمہارے لئے میں ستایا گیا تاکہ تمہیں آرام ملے خیال کرو کہ تمہاری جہت سے زخمی ہوا تاکہ تم چنگے ہو جاؤ اے اہل اسلام میرا مرنا آپ کی زندگی کے سوا اور کچھ امر نہیں خیال کرو کہ آپ صاحبوں نے گناہ کئے اور میں نے وہ گناہ اپنے اوپر اٹھائے اور تم خطا کرتے تمہاری سزا میں نے اپنے اوپر

کے عالموں نے آج تک ان کا جواب نہیں دیا آپ علمائے معتزلہ اور فضلائے نظامیہ کی حیرت انگیز تصنیفوں کو ملاحظہ فرمائیں اور ان کے اعتراضوں کا جواب دے کر پھر اس دعوے پر دم ماریں نہیں تو چپ چاپ رہیں۔

ازانجا کہ ہم نے شروع سالہ ہذا سے خاتمہ تک صرف مباحثہ اور مناظرہ تحریر کیا ہے اور روحانی امروں کی طرف توجہ کم کی ہے زیرا کہ اہل اسلام نے آپ ہی مباحثہ کا آغاز کیا مگر اب ہم نہایت ضروری والا بدی سمجھتے ہیں کہ چند باتیں روحانی وہ بھی نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اس جناب عالی کی طرف سے تحریر کریں کہ جس کا مبارک اور راحت بخش ذکر قرآن میں اس ڈھنگ اور قرینہ سے ہے جیسا سورہ عمران میں درج ہے کہ اذا قالت الملائکتہ یا مریم ان اللہ یشرک بکلمتہ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم وجہیاً فی الدنیا والآخرة من المقربین یعنی جس وقت کہا فرشوں نے اے مریم تحقیق خدا بشارت دیتا ہے تجھ کو اپنے کلمہ سے نام اس کا مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا صاحب مرتبہ کا دنیا اور آخرت میں اور فرشتوں سے اور پھر جیسا سورہ نساء میں مرقوم ہے کہ انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القا الی مریم وروح منہ یعنی تحقیق

نے اپنی جان تمہارے لئے قربان کر دی آیا آپ مددگار کی جستجو میں ہو مجھ سے زیادہ مدد کون کر سکتا ہے کیا آپ طیب کو چاہتے ہو میرے سوا کون شفا دیتا ہے آیا آپ لوگ خوشی اور فرحت کی تلاش میں ہو مجھ سے بہتر خوشی کون دے سکتا ہے کیا تم غمگینی کی حالت میں تسلی دہندہ کے آرزومند ہو میرے بغیر کون تسلی دینے والا ہے آیا آپ آرام کی تمنا رکھتے ہو مجھ میں آپ لوگ اپنی جان کے لئے آرام اور چین اور سکھ پاسکتے ہو کیا اے اہل اسلام آپ صلح کی خواہش رکھتے ہو میں تو دلوں میں اور روحوں میں صلح بخشتا ہوں کیا آپ لوگ زندگی اور روشنی اور سچائی اور راہ ڈھونڈتے ہو میں ہوں زندگی کا سرچشمہ اور دنیا کی روشنی اور نور اور سچائی اور راہ میرے سوا اور کوئی نہیں ایک بھی نہیں اے اسلام والو کیا آپ مرشد اور ہادی کے مشتاق ہو میں ہوں حقیقی مرشد اور سچا رہنما پس کیا سبب ہے کہ آپ لوگ میرے پاس آنا نہیں چاہتے کیا آپ لوگ آنے کی طاقت نہیں رکھتے میرے پاس تو آسان بلکہ سہل طور سے آسکتے ہو آیا آپ ڈرتے اور خوف کرتے ہو کون ایمان لایا اور میں نے اسے نکال دیا کیا آپ لوگوں کی ذاتی اور فعلی خطائیں روکتی ہیں میں تو ہر ایک طرح کے گناہوں کے کفار میں مصلوب ہوا آیا آپ لوگوں کے گناہ

لے لی اور تم مقروض تھے تمہارا قرض ادا کیا اہل اسلام بھائیوں تم پر موت کا فتویٰ تھا پر میں تمہارے لئے مراہماں تک تمہیں پیار کیا کہ تمہارا سارا بوجھ میں نے اپنے اوپر لے لیا تو کیا آپ لوگ میری اس محبت کو ناچیز جانتے ہو آپ تو اے اسلام والو محبت کے بدلے مجھ سے عداوت اور نفرت کرتے ہو افسوس کہ آپ گناہ کو پسند کرتے ہو اور مجھ کو نہیں اور اپنے نفس امارہ کی پیروی کرتے ہو میری نہیں آپ صاحبوں نے کونسی کمی مجھ میں دیکھی کہ مجھ سے دور اور مجبور رہتے ہو کس واسطے میرے پاس نہیں آنا چاہتے کیا آپ لوگ اپنی بھلائی ڈھونڈتے ہو مجھ میں ساری بھلائی ہے اور کہ میں خیر محض ہوں کیا آرام چاہتے ہو مجھ میں ابدی آرام ہے کیا تم خوبصورتی کے خواہشمند ہو مجھ سے زیادہ کون خوبصورت ہے کیا آپ لوگ مرتبہ چاہتے ہو خدا کے فرزند سے برتر کون ہو سکتا ہے آیا آپ بلندی چاہتے ہو آسمان کے بادشاہ سے اعلیٰ کون ہے آیا آپ جلال چاہتے ہو مجھ سے زیادہ صاحب جلال و کمال کون ہے کیا تم دولت کے آرزومند ہو مجھ میں خزانے موجود ہیں کیا تم دانائی وزیر کے خواہشمند ہو میں دانائی کا خدا ہوں آیا آپ دوست کی تلاش کرتے ہو مجھ سے زیادہ وفادار اور غمخوار دوست کون ہے میں

کے خیال آپ لوگوں کو شکستہ دل کرتے ہیں یاد کرو کہ میں مجسم ہوں الغرض اے اہل اسلام جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دوں گا۔

اب ہم خدا کے فضل سے اس رسالہ مختصر کو ختم کرتے اور اہل اسلام بھائیوں کی خدمت بابرکت میں منت سے عرض پرواز کرتے ہیں کہ اے ہمارے معزز اور مکرم صاحبو آپ لوگ جسمانی اور ظاہری مناظرہ کی طرز ترک کر دیجئے کیونکہ اس میں آپ لوگوں کے عزیز اوقات بھی ضائع ہوتی اور ہم لوگوں کی بے بدل اوقات بھی برباد جاتی ہیں بلکہ روحانی اور باطنی مباحثہ شروع فرمائیے تاکہ طرفین کو اس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو ہم لوگ نہیں چاہتے کہ ظاہری مناظرہ کریں پر لاچار آپ لوگ ہم کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں نہیں تو ہم مسیحی خادم آپ صاحبوں کے دعاگو ہیں آداب قبولیت کا وقت ہے اور فیض کا دن ہے مسیح یسوع کے حضور حاضر ہو آمین۔

